ڈیرہ غازی خان میں ڈرپ آبپاشی

ڈرپ آبپاشی

- پانی کی بچت
- صحیح اور مقررہ وقت پر پانی کی فراھمی
- پیداواری اخراجات میں کمی
- پیداوار اور معیار میں بھتری
- جڑی بوٹیوں کی کم نشوونما
- کھاد و کیمیائی اجزاء کا بھتر استعمال
- ریتلے علاقوں کے لئے موزونیت
- غیر ھموار زمینوں کے لئے موزوں ترین

عطا محمد (کاشتکار)
موضع بیٹ سوائی، ڈیرہ غازی خان

ڈیرہ غازی خان میں موضع بیٹ سوائی کا علاقہ ریتلی زمین پر مشتمل ہے اور اس کا شمار ان علاقوں میں ہوتا ہے جہاں پانی کی کمی ایک اہم مسئلہ ہے۔ یہاں کے کاشتکار ارشد عباس نے پانی کی کمی اور آبپاشی کے اخراجات سے تنگ آ کر ڈرپ آبپاشی کا نظام لگوانے کا فیصلہ کیا اور گزشتہ ایک سال سے کامیاب کاشتکاری کر رہے ہیں۔ یہ زمین کافی عرصہ سے بنجر پڑی تھی۔ عطا محمد جو اس وقت ارشد عباس کے مالٹے کے باغ کی دیکھ بھال کرتا ہے، اس نے تین سال پہلے یہ زمین ٹھیکے پر لے کر کاشتکاری کرنے کا فیصلہ کیا مگر اس فیصلے کا نتیجہ کسی بھیانک خواب سے کم نہیں تھا۔ اپنے اس تجربے کو وہ ان الفاظ میں بیان کرتا ہے!

"میں نے تین سال پہلے یہ زمین ٹھیکے پر لی تھی اس سے پہلے یہ زمین بہت عرصہ سے بنجر پڑی تھی مجھے بالکل ہی اندازہ نہیں تھا کہ پانی کے اخراجات اتنے زیادہ آ جائیں گے۔ یہ ریتلی زمین ہے پانی ٹیوب ویل کا ہے۔ دن رات اور پورا ہفتہ پیٹر چلتا رہتا تھا تو دس ایکڑ سیراب ہوتے تھے۔ میں نے پہلی فصل کپاس کی لگائی ایک پانی لگانے کا خرچہ 350 لیٹر ڈیزل تھا جو ہر ہفتے میں لگانا پڑتا تھا۔ فصل تو بہت اچھی ہوئی مگر پانی کے اخراجات نے مجھے سات لاکھ کے قرض تلے دبا دیا۔"

ارشد عباس کا خیال تھا کہ شاید پانی کے اخراجات بتانے میں عطا محمد غلط بیانی سے کام لے رہا ہے لہذا انہوں نے خود کاشتکاری کا فیصلہ کیا اور ان کا تجربہ بھی عطا محمد سے مختلف نہیں تھا۔

"مالک نے کہا کہ میں خود اس کی دیکھ بھال کروں گا۔ انہوں نے گوارا لگایا، صرف دو پانی لگانے میں 650 لیٹر ڈیزل استعمال ہوا، بارش کی وجہ سے مزید پانی نہیں لگانا پڑا، اسی لئے زیادہ نقصان نہ ہوا اور فائدہ تو ویسے بھی نہیں ہونا تھا"

یہ زمین مزید کچھ عرصہ فقط جڑی بوٹیوں کی پرورش کرتی رہی اسی دوران ارشد عباس کو ڈرپ آبپاشی کا علم ہوا تو انہوں نے اسے آزمانے کا فیصلہ کیا۔

"ایک دن ارشد صاحب نے مجھے کہا کہ یہاں مالٹے کا باغ لگانا ہے تم اس کی دیکھ بھال کرنا، میں نے کہا کہ دیکھ بھال تو میں کر لوں گا لیکن آپ کیوں اپنی دولت ڈیزل میں جلانا چاہ رہے ہیں۔ پھر انہوں نے مجھے ڈرپ آبپاشی کا بتایا تو مجھے کچھ سمجھ نہیں آیا پہلے مجھے مذاق لگا پھر میں نے سوچا پتہ نہیں کتنا مشکل ہوگا ڈرپ سے آبپاشی کرنا مگر یہ تو بہت اچھا اور بہترین نظام ہے۔"

زرعی ماہرین نے پانی کی کمی کے مسئلے کو مدنظر رکھتے ہوئے ڈرپ آبپاشی کا نظام تشکیل دیا ہے۔ اس میں پانی کا استعمال روایتی طریقہ آبپاشی کی نسبت 70 فیصد تک کم ہوتا ہے۔

"ہم نے یہاں پہلے پودے لگائے اس کے ایک ہفتہ بعد ڈرپ کا سسٹم لگا تھا اسی لئے ہم سے پہلی دفعہ روایتی طریقے سے دس ایکڑ کو پانی لگایا۔ کچے کھال بنا کر صرف پودوں کو پانی لگایا تو 220 لیٹر ڈیزل خرچ ہوا اور پانچ دن لگے تھے۔ ڈرپ لگنے کے بعد ہم نے صرف تین گھنٹے میں سارے پودوں کو پانی لگایا اور 10 لیٹر ڈیزل خرچ ہوا"

روایتی طریقہ آبپاشی میں پانی جس زمین سے گزرتا ہے اسے اچھی طرح سیراب کرنے کے بعد آگے کی طرف بڑھتا ہے جس کی وجہ سے پانی ضائع ہونے کے ساتھ پانی لگانے کے اخراجات بھی کافی بڑھ جاتے ہیں۔ جبکہ ڈرپ آبپاشی میں پانی بوندوں کی صورت میں براہ راست پودوں کی جڑوں میں جاتا ہے۔ اسی لئے ڈرپ پر کاشت ہونے والے پودوں کی جڑیں زمین کے اندر ایک جال کی صورت ایک محدود دائرے میں بڑھتی رہتی ہیں اور پانی کی تلاش میں دور دور تک نہیں پھیلتیں۔ ڈرپ آبپاشی کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ اس میں تمام فصل یا پودوں کو ایک ہی وقت میں ایک جیسا پانی ملتا ہے جو پودوں کی ایک جیسی اور بہتر نشونما کے لئے سازگار ماحول فراہم کرتا ہے۔

"یہ دس ایکڑ کا باغ چھ زون میں تقسیم ہوا ہے ایک زون میں پانی لگانے پر اس وقت آدھا گھنٹہ لگتا ہے اور کل تین گھنٹے میں دس ایکڑ سیراب ہو جاتے ہیں۔ جب میں نے گندم اگائی تھی جو کہ سردیوں کی فصل ہے اسے ایک پانی لگانے میں چار سے پانچ دن لگے اور 200-220 لیٹر ڈیزل خرچ ہوا تھا۔ ڈرپ اس حساب سے بالکل مفت ہے روزانہ پانی لگنے کے باوجود ہفتے میں صرف 21 گھنٹے لگتے ہیں اور 70 لیٹر ڈیزل خرچ ہوتا ہے"

ڈرپ آبپاشی میں کھاد اور زرعی ادویات کے اخراجات بھی روایتی طریقہ کی نسبت کم ہوتے ہیں اس کی وجہ ڈرپ آبپاشی کا ڈیزائن ہے۔ یہ ڈیزائن اس بات کو مدنظر رکھتے ہوئے ترتیب دیا گیا ہے کہ کھاد اور دیگر زرعی مداخلات کا استعمال صحیح وقت اور جگہ پر برابر مقدار میں ہو اور ان کے ضائع ہونے کا احتمال کم سے کم ہو۔

"شروع میں کھاد کم دیتے تھے جوں جوں پودے بڑھ رہے ہیں کھاد کی مقدار بھی تھوڑی تھوڑی بڑھا رہے ہیں۔ اس وقت مہینے میں ایک بوری کھاد استعمال ہو رہی ہے اگر روایتی طریقے سے کھاد ڈالتے تو دس ایکڑ میں دس بوری کھاد ڈال چکے ہوتے۔ ڈرپ پر روزانہ کھاد دیتے ہیں پھر بھی ابھی تک صرف پانچ بوری کھاد استعمال ہوئی ہے۔"

ڈرپ آبپاشی کی ایک اور خوبی یہ ہے کہ اس کے استعمال سے کاشتکار کھالہ بنانے کی مزدوری، انکی مرمت کرانے کے اخراجات اور دیکھ بھال کی جھنجھٹ سے آزاد رہتا ہے اور کھالوں پر خرچ ہونے والی رقم، وقت اور توانائی کسی اور کام میں صرف کر سکتا ہے۔

"یہاں میں اکیلا کام کرتا ہوں جب روایتی طریقہ آبپاشی سے فصل اگائی تھی تب تین لوگ کام کرتے تھے۔ جب کھالوں کی صفائی اور گوڈی کرنے کا وقت ہوتا ہے تب مزید مزدوروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ یہاں ان تمام جھنجھٹوں سے آزاد ہیں اور کھیتی باڑی سے بچ جانے والا وقت میں مویشیوں کی دیکھ بھال میں لگاتا ہوں کاش جب میں نے فصل اگائی تھی اس وقت ڈرپ کا پتہ ہوتا تو مجھے کبھی بھی نقصان نہ اٹھانا پڑتا"